اصلی اہلِ سنت کون

مصنف

پروفیسر مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب

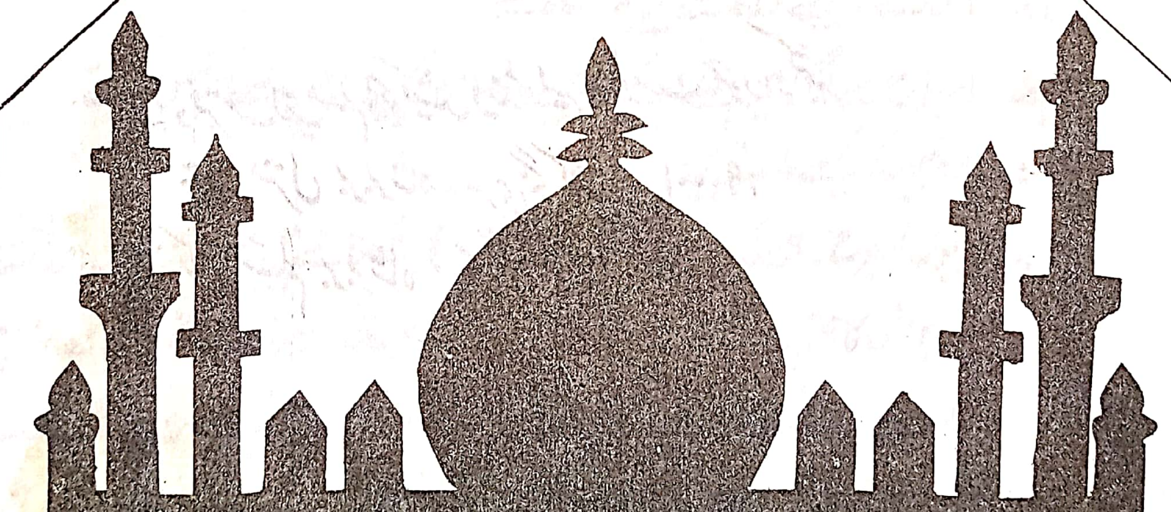


سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر جمعیۃ منزل بربرشاہ سرینگر ۱۹۰۰۰۱

اصلی اہلِ سنّت کون

مصنّف

پروفیسر مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب



ناشر

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر، جمعیۃ منزل بربرشاہ سرینگر ۱۹۰۰۰۱

سلسلہ مطبوعات

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

نام کتاب: اصلی اہل سنت کون

تالیف: پروفیسر حافظ محمد عبداللہ

ناشر: سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

مطبع: ایس ایس پریس چوڑی والان دہلی۔

سن طباعت: ربیع الاول ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۳ء

ملنے کے پتے

۱۔ دفتر سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر
جمعیتہ منزل بربرشاہ۔ سری نگر کشمیر ۱۹۰۰۰۱

۲۔ مکتبہ مسلم بربرشاہ سری نگر کشمیر ۱۹۰۰۱

ح:۔ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

م:۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیسے تشریف لائے۔؟

ح:۔ ایک مسئلہ دریافت کرنے آیا ہوں۔ سنا ہے اہلحدیث ایک نیا ہی فرقہ نکلا ہے جو نہ صحابہؓ کو مانتے ہیں، نہ اماموں کو بلکہ بزرگوں کو بھی گالیاں دیتے ہیں۔

م:۔ بھئی! یہ سب یاروں کا پروپیگنڈہ ہے ورنہ دیانتداری کی بات ہے کہ ہم نہ کسی کو برا کہتے ہیں نہ گالی دیتے ہیں بلکہ عزت والوں کی عزت کرتے ہیں اور ماننے والوں کو مانتے ہیں۔

ح:۔ لوگ تو کہتے ہیں آپ اماموں کو نہیں مانتے۔

م:۔ عیسائی بھی تو کہتے ہیں مسلمان عیسیٰؑ کو نہیں مانتے، تو کیا آپ عیسیٰؑ کو نہیں مانتے۔

ح:۔ ہم تو عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں۔

م:۔ پھر عیسائی کہتے ہیں ہیں، آپ عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے۔

ح:۔ اس لئے کہ جیسے وہ مانتے ہیں ہم نہیں مانتے۔

م:۔ اسیطرح سے لوگ ہمیں کہتے ہیں کیونکہ جیسے وہ اماموں کو مانتے ہیں ویسے ہم نہیں مانتے۔

ح:۔ وہ نبیوں کو کیسے مانتے ہیں۔

م:۔ نبیوں کیطرح۔ ان کی پیروی کرتے ہیں انکے نام پر فرقے بناتے ہیں۔ حالانکہ پیروی اور انتساب صرف نبی کا حق ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ عیسائی اور مرزائی جو کافر ہیں۔ وہ تو اپنی نسبت اپنے نبی کی طرف کر کے عیسائی اور احمدی کہلائیں۔ اور آپ مسلمان ہوتے ہوئے اپنے نبی کو چھوڑ کر اپنی نسبت امام کی طرف کریں۔ اور حنفی کہلائیں۔ کیا عیسائی اور مرزائی اچھے نہ رہے جنہوں نے کم از کم نسبت تو اپنے نبی کی طرف کی۔

ح:۔ آپ جو حنفی نہیں کہلاتے تو کیا امام ابو حنیفہؒ کو نہیں مانتے۔

م:۔ اگر ہم حنفی نہیں کہلاتے تو اس کے یہ معنیٰ تو نہیں کہ ہم ان کو امام بھی نہیں مانتے۔ ہم ان کو امام

مانتے ہیں لیکن نبی نہیں مانتے کہ آپ کی طرح ان کے نام پر حنفی کہلائیں۔ آپ ہی بتائیں آپ جو شافعی نہیں کہلاتے تو کیا امام شافعیؒ کو نہیں مانتے۔؟

ح:۔ ہم امام شافعیؒ کو ضرور مانتے ہیں۔ لیکن جب حنفی کہلاتے ہیں تو پھر شافعی کہلانے کی کیا ضرورت۔؟

م:۔ ہمیں بھی محمدی یا اہلحدیث کہلانیکے بعد حنفی کہلانے کی کیا ضرورت ؟

ح:۔ آپ محمدی کیوں کہلاتے ہیں۔

م:۔ آپ اپنے امام کے نام پر حنفی کہلائیں ہم اپنے نبی کے نام پر محمدی نہ کہلائیں! آپ ہی بتائیں۔ نبی بڑا یا امام۔ محمدی نسبت اچھی یا حنفی ؟۔

ح:۔ نسبت تو محمدی بہتر ہے لیکن حنفی بھی غلط تو نہیں۔

م:۔ غلط کیوں نہیں۔ اصلی باپ کے ہوتے ہوئے پھر کسی اور کی طرف منسوب ہونا کس شریعت کا مسئلہ ہے۔ جب حضورؐ ہمارے روحانی باپ ہیں تو باپ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کرنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے باپ کا نہیں یا وہ غلط کار ہے جو اپنے آپ کو غیر کی طرف منسوب کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لا ترغبوا عن ابائکم۔ فمن رغب عن ابیہ فقد کفر" جو اپنے باپ سے نسبت توڑتا ہے وہ کفر کرتا ہے"۔ (مشکوٰۃ) دوسری حدیث میں فرمایا۔

من ادّعی الی غیر ابیہ وھو یعلم فالجنّۃ علیہ حرامٌ۔

(مشکوٰۃ) "جو اپنی نسبت غیر باپ کی طرف کرتا ہے اس پر جنت حرام ہے"۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دینی باپ ہیں تو ان کو چھوڑ کر غیر کی طرف نسبت کرنا بے دینی نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ بتائیں حنفی بننے کے لیے کہا کس نے ہے؟ کیا اللہ نے کہا ہے یا اس کے رسول نے یا خود امام نے؟ جب حنفی بننے کے لیے کسی نے کہا نہیں حنفیت اسلام کی کوئی قسم نہیں حنفیت نام کی اسلام میں کوئی دعوت نہیں (الیس لہ دعوۃ فی الدنیا ولا فی الاخرۃ) تو حنفی نسبت غلط کیوں نہیں ؟۔

ح:۔ حنفی کہلانیوالے جتنے پہلے گزرے ہیں کیا وہ سب غلط تھے۔؟

م :۔ پہلے پہلے حنفی آجکل جیسے نہ تھے۔ ان کی یہ نسبت شاگردی کی نسبت تھی، مذہبی نسبت نہ تھی۔ یہ نسبت گمراہی اس وقت بنتی ہے جب مذہبی ہو اور فرقہ پرستی کی بنیاد پر ہو۔ اگر یہ نسبت استاذی شاگردی کی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

ح :۔ اگر حنفی کہلانا صحیح نہیں کیوں کہ فرقہ پرستی ہے تو اہلحدیث کہلانا بھی تو فرقہ پرستی ہے۔؟

م :۔ اہلحدیث کوئی فرقہ نہیں۔ اہل حدیث تو عین اسلام ہے۔ اسلام نام نبیؐ کی پیروی کا ہے اور نبی کی پیروی اس کے حدیث پر عمل کرنے سے ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اہل حدیث بنے بغیر تو چارہ ہی نہیں۔

ح :۔ حدیث کو تو ہم بھی مانتے ہیں۔

م :۔ صرف مانتے ہی ہیں عمل نہیں کرتے۔ اگر عمل کرتے ہوتے تو اہلحدیث ہوتے۔ آدمی مانتا بہت سوں کو ہے لیکن منسوب اسی کی طرف ہوتا ہے جس سے زیادہ تعلق ہوتا ہے۔ ماننے کو مسلمان عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مانتے ہیں لیکن عیسائی نہیں کہلاتے۔ کیونکہ ان کی شریعت پر عمل نہیں کرتے۔ مرزائی کہنے کو تو محمدؐ کو بھی مانتے ہیں لیکن کہلاتے احمدیؑ ہی ہیں کیونکہ ان کا اصل تعلق مرزا غلام احمد سے ہے جو ان کا نبی ہے محمدؐ سے نہیں۔ ماننے کو آپ حدیث کو بھی مانتے ہیں اور امام شافعیؒ کو بھی۔ لیکن نہ اہل حدیث کہلاتے ہیں نہ شافعی بلکہ حنفی کہلاتے ہیں کیونکہ آپ کا اصل تعلق امام ابو حنیفہؒ اور ان کی فقہ سے ہے۔ نہ حدیث سے ہے نہ امام شافعیؒ سے۔ ماننے کو ہم بھی اماموں کو مانتے ہیں لیکن منسوب صرف محمدؐ کی طرف ہی ہوتے ہیں کیونکہ ان کی پیروی کرتے ہیں اور ان سے ہی زیادہ تعلق ہے۔

ح :۔ حضورؐ کو تو سب مانتے ہیں۔ حضورؐ کے بعد آپ کا کوئی امام نہیں۔؟

م :۔ حضورؐ کے بعد بھی کسی امام کی ضرورت ہے۔؟

ح :۔ زندگی متحرک ہے نت نئے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ آخر وہ کس سے لیتے ہیں۔؟

لے :۔ گو مرزائیوں کا اپنے آپ کو "احمدی" کہلوانا یکسر غلط ہے۔ وہ مرزائی، قادیانی یا غلام احمدی کہلوا سکتے ہیں تاہم ہمیں انہیں مرزائی یا قادیانی ہی کہنا، لکھنا اور بولنا چاہیئے۔

م :۔ حضور سے لیں۔

ح :۔ ان سے اب کیسے ؟ وہ اب کہاں ہیں ؟۔

م :۔ آپ حیات النبیؐ کے قائل نہیں ؟

ح :۔ حیات النبیؐ کا تو میں ضرور قائل ہوں۔

م :۔ پھر امام کی کیا ضرورت ؟ جو لینا ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیں۔

ح :۔ وہ اب کیا دیتے ہیں ؟

م :۔ اگر کچھ دیتے نہیں تو حیات النبیؐ کیسی اور اس کا فائدہ کیا ؟۔

ح :۔ حیات کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ اب کچھ دیتے لیتے ہیں۔

م :۔ پھر حیات کا اور کیا مطلب ہے ؟۔

ح :۔ حیات کا مطلب تو یہ ہے کہ وہ سلام سنتے ہیں۔

م :۔ کیا وہ صرف سلام سننے کے لیے حیات ہیں۔ یہ حیات کیسی کہ ان کے عاشق ان کی آنکھوں کے سامنے شرک و بدعت کریں اور وہ چپ پڑے ان کو گمراہ ہوتا دیکھتے رہیں اور سلام سنتے رہیں۔ کیا وہ سلام سننے کے لیے دنیا میں آئے تھے یا شرک و بدعت کو مٹانے اور دین سکھانے کے لیے۔

ح :۔ دین تو وہ سکھا کر گئے تھے۔ اب کیا سکھانا ہے ۔؟

م :۔ اگر وہ دین سکھا گئے تھے تو پھر امام کی کیا ضرورت ؟۔

ح :۔ زندگی میں نئے نئے مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں جن کا حل امام ہی پیش کر سکتا ہے۔ اس لیے امام کا ہونا ضروری ہے۔

م :۔ آجکل آپکا امام کون ہے ؟ جو آپ کے پیش آئندہ مسائل حل کرتا ہے۔

ح :۔ ہمارے امام تو امام اعظم ابوحنیفہؒ ہیں۔

م :۔ وہ کب پیدا ہوئے ۔؟

ح :۔ ۸۰ھ میں، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر سال بعد۔

م :۔ کیا ان کے بارے میں بھی آپ کا عقیدہ حیات النبیؐ کی طرح حیات الامام کا ہے۔

ح :۔ نہیں وہ تو فوت ہو چکے ہیں۔

م :۔ ان کو فوت ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا؟

ح :۔ تقریباً ساڑھے بارہ سو سال۔

م :۔ جب آپ امام کو حیات بھی نہیں سمجھتے اور حضورؐ کو حیات سمجھتے ہیں اور حضورؐ اور امام کی وفات میں کوئی زیادہ لمبا عرصہ بھی نہیں تو پھر یہ کیا بات ہے کہ امام کی فقہ تو زندگی کے مسائل حل کرلے اور حضورؐ کی فقہ فیل ہو جائے اور یہ کام نہ کر سکے۔

ح :۔ امام صاحب نے اپنی زندگی میں ہی اصولِ دین کو سامنے رکھ کر فقہ کی ایسی تدوین کی کہ لاکھوں مسائل ایک جگہ جمع کر دیئے جو رہتی دنیا تک کام آئیں گے۔

م :۔ حضورؐ نے یہ کام کیوں نہ کیا۔ آخر اس کی کیا وجہ کہ حضور کا پیش کردہ دین تو صرف سو سال تک کام دے سکا لیکن امام صاحب نے دین کو ایسے انداز سے پیش کیا کہ آجتک کام دے رہا ہے بلکہ قیامت تک کام دیتا رہے گا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔؟ کہ حضورؐ کے تو سو سال بعد ہی امام کی ضرورت پڑ گئی جو زندگی کے بڑھتے ہوئے مسائل کا حل پیش کرے۔ لیکن اس امام کے بعد تیرہ سو سال ہو گئے، آج تک کسی امام یا نبی کی ضرورت پیش نہ آئی۔ وہی امام وہی فقہ کام دے رہے ہیں اور آپ اسی کے نام پر حنفی چلے آرہے ہیں۔ اگر امام صاحب ایسے ہی تھے جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے تو ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ نبی ہونا چاہیئے تھا تاکہ اختلافات ہی نہ ہوتے۔ نہ محمدی حنفی کا جھگڑا ہوتا نہ اماموں کا چکر ہوتا۔ شافعی، مالکی، حنبلی کا مسئلہ بھی ختم ہوتا۔ سب ایک ہوتے اور حنفی ہوتے۔ اب عجیب بات یہ ہے کہ حیات النبیؐ آپ لوگ حضور کو بتاتے ہیں اور مسلے امام صاحب کے مانتے ہیں۔ کلمہ محمد رسول اللہ کا پڑھتے ہیں اور حنفی بن کر پیروی امام ابوحنیفہؒ کی کرتے ہیں۔

ح :۔ آپ لوگ حیات النبیؐ کے قائل کیوں نہیں۔؟

م :۔ اگر حضور حیات ہوں تو ہم حیات النبیؐ کے قائل ہوں۔ اس عقیدے کا کوئی فائدہ ہو تو ہم اس کے قائل ہوں۔ جب آپ لوگ حنفی بن گئے تو حیات النبیؐ کا عقیدہ کہاں رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگ جو حیات النبیؐ کے قائل ہیں تو صرف رسمی طور پر قائل ہیں۔ دل و

عقل سے آپ بھی اس کو صحیح نہیں سمجھتے۔ اگر آپ لوگ اسے صحیح سمجھتے ہوتے تو کبھی حنفی نہ بنتے۔ آپ کا حضورؐ کے بعد حنفی بن جانا اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ آپ حضورؐ کو زندہ نہیں سمجھتے۔ ورنہ کون ایسا بدبخت ہے جو نبی کی زندگی میں امام اور پیر پکڑتا پھرے۔ آپ جو امام اور پیر پکڑتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ حضور کو زندہ نہیں سمجھتے یا کافی نہیں سمجھتے۔

ح:۔ آپ لوگ حضورؐ کی حیات کے بالکل قائل نہیں۔؟

م:۔ ہم لوگ حضورؐ کی برزخی حیات کے قائل ہیں۔ دنیوی حیات کے قائل نہیں۔

ح:۔ اس کا کیا مطلب۔؟

م:۔ یہی کہ دنیا میں آپ خود زندہ نہیں بلکہ آپ کی نبوت زندہ ہے۔ برزخ میں اللہ کے ہاں آپ خود زندہ ہیں۔

ح:۔ دنیا میں اگر حضورؐ زندہ نہیں تو لوگ ان سے دین کیسے لیتے ہیں۔؟

م:۔ جس امام کو آپ پکڑے ہوئے ہیں وہ کیا دنیا میں ہے۔؟

ح:۔ دنیا میں تو وہ بھی نہیں۔

م:۔ پھر آپ اس سے مسئلے کیسے لیتے ہیں۔

ح:۔ ان کی تو کتابیں موجود ہیں۔

م:۔ تو کیا حضورؐ کی حدیث موجود نہیں۔؟

ح:۔ کتابیں تو اماموں نے خود لکھی ہیں۔ لیکن حدیث تو حضورؐ نے خود نہیں لکھی۔ اس کو تو لوگوں نے بعد میں ہی جمع کیا ہے۔

م:۔ فقہ حنفی جس کو آپ مانتے ہیں۔ وہ کون سی امام صاحب نے خود لکھی ہے۔ وہ بھی تو لوگوں نے ہی جمع کی ہے۔ اور وہ بھی بغیر سند کے پھر جیسے فقہ آپ تک پہنچ گئی حدیث ہم تک پہونچ گئی۔ آپ جیسے اپنے امام کی فقہ کو فقہ حنفی کہتے ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ یقین کیساتھ ہم حدیث کو حدیثِ رسول کہتے ہیں۔ کیونکہ فقہ آپ لوگوں تک بغیر سند کے پہنچی ہے اور حدیث ہم لوگوں تک پوری سند کے ساتھ پہونچی ہے۔ اس کے علاوہ حدیث دین ہے،

اللہ اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے کسی امام کی فقہ کا اللہ تعالیٰ ذمہ دار نہیں۔

ح :۔ اللہ فقہ کا ذمہ دار کیوں نہیں ؟

م :۔ اس لیے کہ فقہ لوگوں کی رائے کو کہتے ہیں جو غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی۔ فقہ اللہ کی وحی نہیں ہوتی جو صحیح ہی ہو۔ فقہ ہر امام اور فرقے کی علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔ حدیث رسول کی ہوتی ہے اور سب کے لیے ایک ہوتی ہے۔ فقہ بدلتی رہتی ہے حدیث بدلتی نہیں۔ لہذا حدیث دین ہے۔ فقہ دین نہیں۔ اسی لئے اللہ فقہ کی حفاظت کا ذمہ دار نہیں۔

ح :۔ کیا یہ صحیح ہے فقہ حنفی امام صاحب نے خود نہیں لکھی۔

م :۔ کسی حنفی عالم سے پوچھ لیں۔ اگر کوئی ثابت کر دے تو۔

ح :۔ مان لیا کہ حدیث رسول ﷺ کی ہے لیکن حدیث کو ہر کوئی سمجھ تو نہیں سکتا۔

م :۔ کیا فقہ کو ہر کوئی سمجھ لیتا ہے۔؟

ح :۔ فقہ تو بہت آسان ہے۔

م :۔ کیا بغیر پڑھے آجاتی ہے۔؟

ح :۔ نہیں پڑھنی تو پڑتی ہے۔

م :۔ پھر کیا حدیث پڑھنے سے نہیں آتی۔

ح :۔ آتو جاتی ہے لیکن اس کا سمجھنا بہت مشکل ہے کیونکہ حدیثوں میں اختلاف بہت ہے۔ حدیثوں کا سمجھنا تو امام ہی کا کام ہے۔

م :۔ یہ سب دشمنانِ رسول کی اڑائی ہوئی باتیں ہیں، ورنہ حدیثوں میں اختلاف کہاں؟ اختلاف تو فقہ میں ہوتا ہے جو نام ہی اقوال و آراء کا ہے۔ جو ہے ہی مظنۂ اختلاف۔ حدیث تو رسول ﷺ کے قول و فعل کو کہتے ہیں جس میں اختلاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ دین ہونے کی وجہ سے اللہ اس کا ذمہ دار ہے۔

ح :۔ فقہ میں بھی اختلاف ہے۔؟

م :۔ فقہ میں تو اتنا اختلاف ہوتا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ بڑے ضروری اور اہم مسائل میں بھی اختلاف ہے۔ مثلاً مستعمل پانی کو ہی لے لیں جس سے ہر وقت واسطہ پڑتا ہے۔ کوئی

پاک کہتا ہے، کوئی پلید، کوئی زیادہ پاک، کوئی کم پلید کوئی زیادہ پلید۔

ح:۔ یہ تو عالموں کی رائے کا اختلاف ہوگا۔ امام صاحب کا فیصلہ کیا ہے۔؟

م:۔ امام صاحب کے ہی تو مختلف قول ہیں۔ امام محمدؒ کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ استعمال شدہ پانی خود پاک ہے، دوسری چیز کو پاک نہیں کر سکتا۔ امام صاحب کا دوسرا قول یہ ہے کہ مستعمل پانی پلید ہے۔ امام حسنؒ کی روایت میں نجاستِ غلیظہ ہے اور امام ابو یوسفؒ کی روایت میں نجاستِ خفیفہ۔ (ہدایہ ص ۲۲)

نیتہ المصلی میں گھوڑے کے جوٹھے کے بارے میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ سے اس سلسلے میں چار روایتیں ہیں۔

ایک روایت میں نجس، ایک روایت میں مشکوک، ایک روایت میں مکروہ اور ایک روایت میں پاک۔ بتائیے اب حنفی مقلد کدھر جائے کس کو صحیح سمجھے ؟۔

حنفی مولوی حدیث سے تو متنفر کرتے ہیں اختلاف کا ہوّا دکھا کر اور یہ نہیں دیکھتے کہ ہمارے گھر میں کیا ہو رہا ہے۔ ان لوگوں کی تو یہ مثال ہے : فَـرَّ مِـنَ الْـمَـطَـرِ وَقَامَ تَحْتَ الْـمِـيْـزَابِ۔ ”بارش سے بھاگا اور پرنالے کے نیچے کھڑا ہو گیا“۔ حدیث کو تو چھوڑا اس لئے کہ اس میں اختلاف ہے حالانکہ اس میں اختلاف نہیں، اور پھنس گئے جا کر اختلاف کی دلدل یعنی فقہ میں۔

ح:۔ آپ لوگ ہماری طرح کسی ایک امام کو نہیں پکڑتے۔؟

م:۔ نہیں۔ اولاً اس لئے کہ حضورؐ کے بعد کسی کو پکڑنے کی ضرورت نہیں۔

ثانیاً، نبیؐ کے بعد کوئی ایسا معصوم نہیں جس سے غلطی نہ ہو۔ اگر ہم کسی ایک کو پکڑیں گے، اور غلطی میں بھی اس کی پیروی کریں گے، تو گمراہ ہو جائیں گے۔ امام تو شاید اپنی اجتہادی غلطی کی وجہ سے بخشا جائے لیکن ہم مارے جائیں گے۔

ثالثاً حضورؐ کے بعد کوئی ایسا کامل نہیں کہ جس کو پکڑ کر سارے کام چل جائیں۔ حنفی بننے کے بعد ماتریدی بننا پڑتا ہے۔ پھر کبھی قادری، کبھی چشتی، کبھی سہروردی، کبھی نقشبندی۔ لا حضورؐ کے بعد کوئی ایسا نہیں کہ ایک کو پکڑ کر گزارہ ہو۔ در در کی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔

رابعاً ایک کو پکڑنے سے باقی اماموں کا انکار لازم آتا ہے۔ ایک کو پکڑنے سے فرقے پیدا ہوتے ہیں۔ دین کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ ایک کے چار ٹکڑے ایسے ہی تو ہو گئے۔ قرآن کہتا ہے کہ وَلَا تَفَرَّقُوْا "فرقے فرقے نہ ہو" وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا۔ (الروم۔ ۳۱۔۳۲) جو فرقے بنالیتے ہیں وہ مشرک ہو جاتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایک کو پکڑنا دین کو برباد کرنے اور خود کو مشرک بنانے کے مترادف ہے۔ اعاذنا اللّٰہ منہ۔

ح :۔ آپ کا فرقہ کب سے بنا ہے۔؟

م :۔ ہمارا فرقہ بنا نہیں۔ فرقہ تو وہ بنتا ہے جو اصل سے کٹتا ہے اور حضورؐ کے بعد کسی ایک کو امام پکڑ کر اپنا نام اس کے نام پر رکھتا ہے اپھر اس کی تقلید کرتا ہے۔ ہم تو اصل ہیں یعنی اہلحدیث اسی وقت سے ہیں جب سے حدیث ہے، اور حدیث اس وقت سے ہے جب سے رسولِ کریمؐ ہیں۔ ہم حضورؐ کے بعد کسی کو نہیں پکڑتے کہ اس کی تقلید کر کے فرقہ بنیں۔ ہم فرقہ نہیں، ہم اصل ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اور ان کی حدیث پر عمل پیرا ہیں۔

ح :۔ آپ ہماری طرح اہلسنت کیوں نہیں ؟۔

م :۔ آپ اہلسنت کہاں آپ تو حنفی ہیں۔ اہل سنت تو ہم ہیں جو حنفی، شافعی کچھ نہیں صرف اہل سنت ہیں۔

ح :۔ آپ تو کہتے ہیں ہم اہل حدیث ہیں۔

م :۔ اہل حدیث اور اہل سنت میں کچھ فرق نہیں۔ اصل اہلِ سنت اہلِ حدیث ہی ہوتے ہیں۔

ح :۔ آپ اہلِ حدیث کیوں ہیں۔؟۔

م :۔ تاکہ حنفی اہل سنت اور اصلی اہل سنت میں فرق ہو جائے۔ اصلی اہلسنت وہ ہوتا ہے جو صرف سنتِ رسولؐ کا پابند ہو کسی امام کا مقلد نہ ہو۔ وہ سنت اسے سمجھتا ہے جو صحیح حدیثِ رسول سے ثابت ہو۔ اس کے نزدیک حدیثِ رسولؐ ہی سنتؐ کا

معیار ہے۔ حدیث سے ہی ہر مسئلہ میں وہ تمسک کرتا ہے۔ اسی لئے اسے اہلحدیث کہتے ہیں۔ جب اسلام سنتِ رسولؐ کا نام ہے اور سنتِ رسولؐ بغیر حدیثِ رسولؐ کے مل ہی نہیں سکتی تو اہلِ سنت بغیر اہلِ حدیث کے ہو ہی نہیں سکتا۔ حنفی اہل سنت وہ ہے جو شیعہ کے مقابلے میں تو اہل سنت والجماعۃ ہوتا ہے کیونکہ یہ سنت اور جماعتِ صحابہؓ کو ماننے کا دعویدار ہے اور وہ منکر ہیں۔ لیکن عملاً یہ اہلِ سنت نہیں ہوتا، بلکہ حنفی ہوتا ہے کیونکہ امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کرتا ہے۔ اور اہلِ سنت کی تعریف میں کسی امام کی تقلید کرنا بالکل شامل نہیں۔ اہلِ سنت اسے کہتے ہیں جو سنتِ رسولؐ پر چلے اور حنفی اسے کہتے ہیں جو فقہِ حنفی پر چلے۔ اب دونوں کو ایک ثابت کرنے کے لئے سنتِ رسولؐ اور فقہِ حنفی کو ایک ثابت کرنا ضروری ہے جو کہ قریباً ناممکن ہے۔ جب سنتِ رسولؐ اور فقہِ حنفی ایک ثابت نہیں ہو سکتے تو اہلِ سنت اور حنفی بھی ایک نہیں ہو سکتے۔ ان میں فرق ضرور رہے گا۔

ح:۔ میں سمجھتا ہوں فرق تو ان میں کوئی خاص نہیں۔

م:۔ فرق تو اہلسنت اور اہلحدیث میں نہیں۔ دونوں ایک ہیں کیونکہ سنت بھی رسولؐ کی اور حدیث بھی رسولؐ کی۔ حنفی اور اہلِ سنت میں تو بہت فرق ہے۔

ح:۔ کیا فرق ہے ؟۔

م:۔ یہی کہ حنفیت امتیوں کی بنائی ہوئی ہے اور سنت نبیؐ کی۔ جو فرق نبیؐ اور امتی میں ہے وہی فرق حنفی اور اہلسنت میں ہے۔ حنفی اہل سنت وہ ہے جس کی قومیت تو اہلِ سنت ہے لیکن اس کا گوت (خاندان) حنفی ہے۔ جس کی نسبت سے اب وہ اپنے آپ کو حنفی کہتا ہے اور فخر محسوس کرتا ہے۔ حنفی اہلِ سنت قدیمی آباء واجداد کی وجہ سے اہلِ سنت کہلاتا ہے اور انتسابِ جدید کی وجہ سے حنفی۔ یعنی اصل ونسل کے اعتبار سے تو وہ اہلسنت ہے لیکن اپنے کسب کے لحاظ سے حنفی ہے۔ ظاہر ہے کہ مذہب کوئی نسلی قسم کی چیز نہیں کہ باپ کے بعد بیٹے کا بھی وہی ہو۔ مذہب تو اپنا کسب ہے۔ اپنی پسند ہے جو آپ کے عقائد واعمال ہیں وہی آپ کا مذہب ہے۔ کوئی آدمی اس وجہ سے اہلسنت

نہیں کہلا سکتا کہ اس کے بزرگ اہلسنت تھے۔ اہلسنت تو وہی ہو سکتا ہے جو خود اہلسنت ہو۔ یعنی سنتِ رسولؐ پر چلے۔ اہلسنت وہ نہیں ہو سکتا۔ جو خود تو بدعتیں کرے حنفیت اور بریلویت کو اپنائے اور پدرم سلطان بود کی وجہ سے اہلسنت کہلائے۔ اہلسنت مذہب ہے قوم نہیں۔ مذہب بدلتا رہتا ہے، قوم بدلتی نہیں۔ مذہب کا تعلق عمل سے ہے قوم سے نہیں۔ جو آپ کا عمل ہوگا وہی آپ کا مذہب ہوگا۔ اگر عمل سنت ہے تو مذہب اہلسنت ہے۔ اگر عمل کسی پیر فقیر، امام، ولی کی پیروی ہے تو مذہب اسی کا ہے جس کی پیروی ہے۔ حنفی، بریلوی، اہلسنت کا اپنے آپ کو اہلسنت کہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ آج کل کے اکثر مسلمانوں کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا۔ وہ اسلام کی حقیقت سے بالکل واقف نہیں۔ اس کے باوجود وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، صرف اس وجہ سے کہ ان کے نزدیک مسلمان ایک قوم ہے جو کبھی بدلتی نہیں۔ وہ اسلام کے منافی جو مرضی کرتے رہیں ان کی مسلمانی میں فرق نہیں آتا۔ آجکل کتنے مسلمان ہیں کہ موروثی مذہب ان کا اسلام ہے لیکن ذاتی مذہب ان کا سوشلزم ہے اور وہ اپنے آپ کو سوشلسٹ مسلمان کہتے ہیں۔ حالاں کہ اسلام کا کوئی ایڈیشن یا کوئی قسم از قسم سوشلزم و جمہوریت نہیں۔ جیسا کہ شافعیت و حنفیت بھی اسلام کی قسمیں نہیں۔ سوشلزم ہو یا جمہوریت، حنفیت ہو یا شافعیت، دیوبندیت ہو یا بریلویت، یہ سب اسلام میں اضافے ہیں جن کا اسلام بالکل متحمل نہیں۔ اسلام ایک خالص دودھ ہے جو نہ ازموں کی پلید ملاوٹ کا روادار ہے، نہ اماموں کی پاک آمیزش کا۔ دودھ میں پاک پانی ملے یا پلید، دودھ خالص نہیں رہتا۔ دودھ اس وقت دودھ ہے جب تک وہ خالص ہے۔ جونہی اس میں کوئی ملاوٹ ہوئی، پاک یا پلید وہ ملاوٹی ہو گیا۔ اسی طرح اہلسنت جو کہ خالص اسلام ہے اسی وقت تک اہلسنت ہے جب تک وہ صرف اہلسنت ہے جونہی وہ حنفی، بریلوی یا کسی اور قسم کا اہلسنت بنا ملاوٹی ہو گیا۔ اصلی نہ رہا اور اللہ بغیر اصلی کے قبول نہیں کرتا۔

ح :- آپ جو مرضی کہیں عوام تو حنفیوں خاصکر بریلویوں کو ہی اہلسنت مانتے ہیں۔

م :- عوام کو نہیں دیکھا کرتے۔ عوام تو کالانعام ہوتے ہیں۔ دیکھا تو حقیقت کو کرتے ہیں کہ

حنفی بریلوی کی حقیقت کیا ہے اور اہلسنت کی کیا۔ اہلِ سنت کی حقیقت یہ ہے کہ وہ سنتِ رسولؐ کا پابند ہو۔ بدعات کے قریب نہ جائے۔ حنفی بریلوی وہ ہے جو حنفیت و بریلویت کا پابند ہو جو بذاتِ خود بدعتیں ہیں۔ اب جس کی ذات ہی بدعت ہو وہ اہلسنت کیسے ہو سکتا ہے۔ رہ گیا عوام کا کہنا یا خود ان کا اہلسنت کہلانا تو یہ عرفاً ہے۔ عرف کے لیے ضروری نہیں کہ وہ حقیقت بھی ہو۔ عرفِ عام میں تو ہر کلمہ گو کو مسلمان کہہ دیتے ہیں۔ اور ہر داڑھی والے کو صوفی اور مولوی۔ مشرک ہو یا موحد۔ سنی ہو یا شیعہ ضروریاتِ دین کا قائل ہو یا منکر۔ حتی کہ مرزائی بھی آج تک عرفِ عام میں مسلمان ہی شمار ہوتے رہے ہیں۔ تو کیا یہ حقیقت ہے؟ کیا واقعی ہر کلمہ گو مسلمان ہوتا ہے خواہ اس کے عقائد و اعمال کچھ ہی ہوں؟ اگر یہ صحیح ہے تو مرزائی کافر کیوں۔؟ کیا اس کا وہی کلمہ نہیں جو سب مسلمان پڑھتے ہیں۔ جب عقیدے کی خرابی سے مرزائی مسلمان نہیں رہ سکتا تو شرک و بدعت کرنے والا اہلسنت کیسے ہو سکتا ہے؟ حنفی بریلوی جو اہلسنت مشہور ہیں تو وہ صرف شیعہ کی وجہ سے کیونکہ شیعہ کے مقابلے میں سب ہی اہلسنت ہیں۔ بریلویوں کی چونکہ اکثریت ہے۔ اس لئے وہ اس نام سے زیادہ مشہور رہیں۔ لیکن شیعہ کے اہل سنت کہنے سے بریلوی اہلسنت نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ ہندوؤں اور انگریزوں کے کہنے سے مرزائی مسلمان نہیں ہو سکتے۔ کوئی چیز کیا ہے؟ اس کے لیے اس کی حقیقت کو دیکھا جاتا ہے نہ کہ عوام کالانعام کو کہ وہ کیا کہتے ہیں۔

ح:۔ بریلوی صرف شیعہ کے کہنے سے ہی اہلسنت نہیں۔ اہلِ سنت کے تو وہ خود بھی زبردست دعوے دار ہیں۔

م:۔ زبردست نہیں بلکہ زبردستی دعوے دار ہیں۔ صرف دعوے سے کیا ہوتا ہے۔ اگر کوئی منہ کرے بریلی کو اور قبلہ کہے کعبے کو۔ راستہ چلے کوفے کا اور دعویٰ کرے مدینے کا تو اسے کون سچا کہے گا۔ زبردست دعویٰ تو مرزائی بھی کرتے ہیں۔ کیا وہ مرزائی رہتے ہوئے اپنے دعوے سے مسلمان ہو سکتے ہیں۔

ح:۔ آپ کا بھی تو دعویٰ ہی ہے کہ ہم اہلسنت ہیں۔

م:۔ دعویٰ ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ کیونکہ ہم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں اور انہی کو اپنا امام و ہادی، اور پیر و مرشد سمجھتے ہیں۔ ان کے سوا کسی کی طرف منسوب نہیں ہوتے ہم بھی اہلسنت نہ ہوتے اگر آپ کی طرح کسی امام کے مقلد ہوتے۔ اور اس کے نام پر اپنی جماعت کا نام رکھتے۔

ح:۔ آپ کو بھی لوگ تو وہابی کہتے ہیں۔؟

م:۔ وہابی تو آپ ہمیں بناتے ہیں۔ ورنہ ہم وہابی کہاں۔؟

ح:۔ ہمیں آپ کو وہابی بنانے کی کیا ضرورت۔

م:۔ تاکہ ایک حمام میں سارے ننگے ہوں۔ یعنی سارے ہی مقلد ہوں تاکہ ایک دوسرے کو طعنہ نہ دے سکیں۔

ح:۔ مقلد ہونا بھی کوئی طعنہ ہے۔

م:۔ زبردست۔ لیکن اگر کوئی سمجھے تو!

ح:۔ طعنہ کیسے؟۔

م:۔ مقلد تو انسان کو جانور کہنے کے مترادف ہے کیونکہ تقلید جانور کے گلے میں پٹہ ڈالنے کو کہتے ہیں۔ یہ فعل جانوروں کے لئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ اس لفظ کو انسانوں کے لئے کبھی استعمال نہیں کرتے۔ قرآن و احادیث میں یہ لفظ صرف جانوروں کے لئے آیا ہے۔

ح:۔ آپ تقلید کسی کی بھی نہیں کرتے۔

م:۔ جب تقلید ہے ہی جانوروں کے لئے انسانوں کا یہ فعل ہی نہیں تو ہم تقلید کسی کی بھی کیوں کریں۔؟

ح:۔ سنا ہے تقلید کے بغیر تو گزارہ ہی نہیں تقلید تو ہر کوئی کرتا ہے۔ تقلید تو آپ بھی کرتے ہیں۔ ماں باپ کی بھی اور استاد کی بھی۔

م:۔ اگر اسی کا نام تقلید ہے اور وہ ہم بھی کرتے ہیں تو آپ ہمیں غیر مقلد کیوں کہتے ہیں؟۔ اگر ماں باپ یا استاد کی بات ماننا بھی تقلید ہے تو آپ اپنے امام کو مقلد کیوں نہیں کہتے۔ آپ کیوں

کہتے ہیں کہ مجتہد مقلد نہیں ہوتا۔ کیا اس کے ماں باپ نہیں ہوتے یا وہ اپنے ماں باپ کا فرماں بردار نہیں ہوتا۔ یہ سب مقلدین کے مولویوں کی تلبیسِ ابلیس ہے۔ ورنہ تقلید جو مابہ النزاع ہے یہ نہیں۔

ح:۔ آپ لوگ اللہ کے رسول کی بھی تقلید نہیں کرتے۔؟

م:۔ جب اللہ کے رسولؐ نے تقلید کے لئے کہا ہی نہیں تو رسولؐ کی تقلید کیسے ہو سکتی ہے۔ ویسے بھی تقلید اس آدمی کی بات ماننے کو کہتے ہیں جس کی بات شرعی دلیل نہ ہو۔ جب رسولؐ کا ہر قول و فعل شریعت ہے تو رسولؐ کی تقلید نہیں ہو سکتی۔ تقلید سے تو اللہ ہر انسان کو بچائے یہ تو بہت بڑی لعنت ہے۔ اس سے بڑی ذلالت اور کیا ہو سکتی ہے کہ آدمی اپنے گلے میں کسی ایسے کا رسہ ڈالے جو جانے نہ پہچانے اور نہ کسی کام آتے۔ نہ پکڑانے میں نہ چھڑانے میں۔

ح:۔ ہم اپنے امام کو نہیں جانتے۔؟

م:۔ آپ کو کس نے بتایا ہے کہ یہ آپ کا امام ہے اسے پکڑ لو۔ اس کا رسہ اپنے گلے میں ڈال لو۔ یہ آپ کو پار لگائے گا۔ یہی پکڑائے گا یہی چھڑائے گا۔ اللہ کا رسولؐ جس کو اللہ نے امام مقرر کیا ہے، جس کا کلمہ پڑھوایا ہے۔ جس کی سنت کو اپنا قانون ٹھہرایا ہے اور قانون بھی ایسا کہ وہی پکڑائے گا وہ چھڑائے گا، اس کی تو تقلید نہ ہو اور اپنے گھر کے بنائے ہوئے امام کی تقلید ہو جو قیامت کو نہ جانے نہ پہچانے کہ کون میرا کون غیر۔؟

ح:۔ جب آپ کسی کی تقلید بالکل نہیں کرتے تو پھر آپ کو وہابی کیوں کہتے ہیں۔

م:۔ یہی بات تو ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ حنفی لوگ ہمیں ایک طرف تو غیر مقلد کہتے ہیں اور ایکطرف وہابی۔ حالانکہ اگر کوئی غیر مقلد ہو تو وہابی کیسا۔ اگر وہابی ہو تو غیر مقلد کیسا۔؟ حقیقت تو یہ ہے کہ جتنے اہل بدعت ہیں وہ اہلحدیث سے بہت بغض اور حسد رکھتے ہیں۔ اسی حسد میں وہ ان کے طرح طرح کے نام رکھتے ہیں خواہ ان ناموں سے ان کی اپنی حماقت ہی ظاہر ہوتی ہو۔ یہی حال مخالفین کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ وہ بھی ان کے مختلف نام رکھتے تھے۔ کبھی ساحر کہتے کبھی شاعر، کبھی کاہن کہتے، کبھی مجنوں، کبھی صادق و امین کہتے، کبھی

کذاب ومفتری......!

اسی لئے اللہ نے فرمایا۔ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ سَبِيْلًا۔ ان حاسدین کو دیکھو یہ کیسے آپ کے الٹے سیدھے نام رکھتے ہیں۔ بغض وحسد میں ایسے کور باطن ہو رہے ہیں کہ ان کو صحیح بات سوجھتی ہی نہیں۔ (الفرقان ۹)۔

اہل حدیث۔ پیر عبدالقادر جیلانیؒ کی نظر میں

اب آپ شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کا بیانِ حق نشان بھی سنیں جو ہمارے حق میں زبردست شہادت ہے۔ وہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین ص ۲۹۴ پر فرماتے ہیں۔

"اعلم ان لاہل البدع علامات یعرفون بہا فعلامۃ اہل البدعۃ الوقیعۃ فی اہل الأثر۔ الخ۔

"بدعتیوں کی بہت سی علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ بڑی علامت ان کی یہ ہے کہ وہ اہلِ حدیث کو برا بھلا اور سخت سست کہتے ہیں اور یہ سب اس عصبیت اور بغض کی وجہ سے ہے جو ان کو اہل السنت سے ہوتا ہے۔ اہل سنت کا صرف ایک ہی نام ہے اور وہ اہلِ حدیث ہے"

شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ جو اہلحدیث کو برا بھلا کہتے ہیں وہ بدعتی ہیں اور جو بدعتی ہوں وہ اہل سنت نہیں ہو سکتے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ۔

۱۔ اہلحدیث کو برا بھلا کہنے والے اہلِ سنت نہیں ہو سکتے۔

۲۔ جو اہلحدیث کے لئے سیدھے نام رکھتے ہیں، کبھی وہابی کہتے ہیں کبھی غیر مقلد، وہ سب بدعتی ہیں اور بدعتی اہل سنت نہیں ہو سکتے۔

۳۔ اہلسنت صرف اہلحدیث ہیں باقی زبردستی کے دعویدار ہیں۔

۴۔ جب شاہ جیلانی ناجی جماعت صرف اہل سنت کو قرار دیتے ہیں۔ اور وضاحت فرماتے ہیں کہ اہلِ سنت صرف اہل حدیث ہوتے ہیں تو ثابت ہوا کہ وہ خود بھی اہلحدیث تھے۔

۵۔ جب شاہ جیلانی اہل حدیث تھے اور تھے بھی پیرِ کامل مسلّم عند الکل تو معلوم ہوا کہ اہلحدیثوں میں بڑے بڑے ولی گزرے ہیں۔

۶۔ جاہل عالموں کا یہ کہنا غلط ہے کہ اہلحدیث کوئی ولی نہیں ہوا۔

۷۔ جب ناجی فرقہ اہلسنت ہیں۔ اور اہلسنت صرف اہلحدیث ہیں اور ولی کا ناجی ہونا ضروری ہے تو ثابت ہوا کہ ولی صرف اہلحدیث ہی ہو سکتا ہے۔

۸۔ جب ولی صرف اہلحدیث ہی ہو سکتا ہے تو ثابت ہوا کہ جتنے ولی گزرے ہیں وہ سب اہلِ حدیث تھے۔

۹۔ جو اہل حدیث نہیں تھا۔ وہ ولی بھی نہیں تھا۔ خواہ جہلاء نے اسے ولی مشہور کر رکھا ہو۔

۱۰۔ نجات کے لئے بھی اور ولی بننے کے لئے بھی اہلحدیث ہونا ضروری ہے۔ جو اہلحدیث نہ ہو ولی بننا تو درکنار اس کی نجات کا مسئلہ بھی خطرے میں ہے۔

ح:۔ آپ نے تو مجھے بہت ڈرا دیا۔

م:۔ آپ خوش قسمت ہیں جو ڈر گئے۔ ورنہ کتنے لوگ ہیں جن کو اپنی نجات کی فکر نہیں۔ صرف فرقہ پرستی میں بدمست ہیں اور اس کی حمایت کو ہی دین کی خدمت سمجھتے ہیں سوچنے کی بات یہ ہے کہ پہلے حق کو پہچانے پھر اس پر پکا ہو جائے۔

ح:۔ حق کا پتہ کیسے لگے ہر ایک ہی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے۔

م:۔ حق تو نبی کی سنت کو کہتے ہیں اور اسی پر چلنا راہ نجات ہے۔

ح:۔ کہتا تو ہر ایک یہی ہے کہ میں حق پر ہوں۔ یہ پتہ کیسے لگے کہ کون حق پر ہے۔؟

م:۔ جو دین میں ملاوٹ نہ کرے۔ وہ حق پر ہے۔ اس اصول سے آپ ہر ایک کو جانچ سکتے ہیں۔ دنیا میں ہر فرقے نے نبی کے بعد اپنے آپ کو کسی نہ کسی کی طرف منسوب کر رکھا ہے اور یہ اس کے ملاوٹی ہونے کی دلیل ہے۔ اہلحدیث ہی ایک ایسی جماعت ہے جو کسی طرف منسوب نہیں ہوتے، صرف نبی کی سنت پر عمل کرتے ہیں جو حدیث سے ثابت ہو۔

ح:۔ سنت کا کیا مطلب ہے۔؟

م:۔ مَاسَنَّہٗ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ جو راستہ رسولِ کریمؐ نے امت کے لئے مقرر کیا ہو اسے سنت کہتے ہیں اور اس پر چلنے والے کو اہلسنت۔

ح:۔ سنتِ رسولؐ کا پتہ کیسے اور کہاں سے لگتا ہے۔؟

م:۔ حدیث پڑھنے سے اور حدیث کے عالموں سے پوچھنے سے۔

ح:۔ حدیث کے تو سب ہی عالم ہوں گے۔

م:۔ حدیث کے عالم تو اصل میں اہلِ حدیث ہی ہوتے ہیں۔ اوروں کو اول تو حدیث آتی نہیں۔ اگر آجائے تو ان کے پاس چلتی نہیں۔ اس لئے کہ حدیث ان کے ہاں چلتی نہیں حدیث وسنت کے بارے میں کچھ دریافت کرنا ہو تو اہلحدیث عالموں سے دریافت کریں۔ فقہ کی کوئی بات پوچھنا ہو تو حنفی عالموں سے پوچھیں۔ چیز ایجنسی سے ہی اچھی ملتی ہے۔

ح:۔ حدیثیں کون کون سی معتبر ہیں۔؟

م:۔ حدیث کی کتابوں کے کئی درجے ہیں بعض اعلیٰ درجے کی۔ بعض درمیانے درجے کی۔ بعض گھٹیا درجے کی۔ بعض بے کار سی۔ اعلیٰ درجے کی تین کتابیں ہیں بخاری، مسلم، موطا امام مالک۔ درمیانے درجے میں ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور مسند احمد وغیرہ ہیں تیسرے درجے میں طحاوی، طبرانی اور بیہقی وغیرہ کی کتابیں ہیں۔ تیسرے درجہ کی کتابوں میں چوں کہ ہر طرح کی حدیثیں ہیں۔ اس لئے اعمال کا دارومدار اور محدثینؒ اور فقہاء کا اعتبار صرف پہلے اور دوسرے درجے کی کتابوں پر ہے۔ چوتھے اور پانچویں درجے کی کتابیں بہت حد تک ساقط الاعتبار ہیں۔

ح:۔ کتابوں کی یہ تقسیم کس نے کی ہے۔؟

م:۔ پہلے علماء نے۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کی حجۃ اللہ پڑھ کر دیکھیں آپکو انشاءاللہ سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

ح:۔ اس تقسیم کو سب فرقے مانتے ہیں۔؟

م:۔ اہلسنت کہلانے والے سب فرقے مانتے ہیں۔

ح:۔ کیا درجہ اول کی کتابوں کی تمام حدیثیں صحیح ہیں۔؟

م :۔ ہاں قریبًا سب صحیح ہیں۔

ح :۔ اللہ نے تو قرآن مجید میں مسلم نام رکھا ہے پھر آپ اہلحدیث کیوں کہلاتے ہیں۔؟

م :۔ مسلم تو ہمارا ذاتی نام ہے جیسا کہ بچے کی پیدائش پر اس کا رکھا جاتا ہے لیکن اہلحدیث ہمارا وصفی نام ہے جو ہمارے طریقِ کار کو ظاہر کرتا ہے، آدمی کے کئی نام اس کے پیشے، مشاغل اور اس کے اوصاف کے پیشِ نظر پڑ جاتے ہیں۔ یہ شرعًا ممنوع ہے نہ عرفًا، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محمدؐ اور احمدؐ ذاتی نام تھے۔ حاشر، عاقب، مقفی وغیرہ وغیرہ بہت سے وصفی نام تھے جو آپؐ کو ممتاز کرتے تھے، قرآن مجید نے عیسائیوں کو اہلِ انجیل کہا ہے۔ وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ (المائدۃ۔ ۴۷) حدیث میں ہے فاوتروا یا اھل القرآن۔ "اے اہلِ قرآن وتر پڑھا کرو"

ح :۔ کچھ بھی ہو حضورؐ کے زمانے میں تو یہ مسلمانوں کا نام نہیں تھا۔

م :۔ کیوں نہیں تھا۔ نام تو تھا اگرچہ مشہور نہیں تھا، جب وصفی نام یا لقب رکھنا بشرطیکہ غلط اور برا نہ ہو، جائز ہے تو اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ بھی ہوتا تو کوئی ہرج نہیں کیونکہ اس سے اسلام کی وضاحت ہوتی ہے، تفریق نہیں ہوتی، اہلِ سنت و اہلحدیث وغیرہ نام جو پہلے مشہور نہ ہوئے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ان ناموں کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ نام رکھے جاتے ہیں امتیاز کے لئے۔ اس وقت سب مسلم تھے کوئی فرقہ نہیں تھا۔ سب کا طریقِ کار ایک ہی تھا۔ اس لئے اس وقت ان ناموں کی ضرورت نہ تھی، جب فرقہ پرستی شروع ہوگئی، تو یہ نام نمایاں ہوئے، جب شیعہ کا چرچا ہوا تو اہلسنت والجماعت کا نام مشہور ہوا۔ جب اماموں کی تقلید نے زور پکڑا تو اہلحدیث کے نام کو فروغ ہوا، چونکہ اہلسنت، اہلحدیث اور محمدی وغیرہ ناموں سے اتباعِ رسول اور تعلق بالرسول کا اظہار ہوتا ہے، اس لئے یہ نام برے نہیں۔ صحابہؓ اپنے آپ کو ان ناموں سے موسوم کرتے تھے۔

ح :۔ اگر وصفی اور لقبی نام رکھنا بدعت نہیں تو پھر حنفی کہلانے میں کیا ہرج ہے۔

م :۔ حنفی کہلانے میں بہت ہرج ہے۔ ایک حنفی کہلائے گا تو دوسرا شافعی، اس طرح سے

اسلام میں فرقے پیدا ہوں گے۔ جب ہمارا اصلی نام منجانب اللہ مسلمین ہے، تو وصفی اور لقبی نام ایسا ہونا چاہیے جو اصلی نام کا ممیّز و معرّف ہو، نہ کہ مقسّم، حنفیت سے اسلام کی تعریف نہیں ہوتی، کیونکہ حنفیت اسلام کی کوئی قسم نہیں ہے، بلکہ تفریق ہوتی ہے دین کے ٹکڑے ہوتے ہیں، حنفی، شافعی وغیرہ فرقے اسی طرح تو پیدا ہوئے ہیں اس لئے اپنے آپ کو حنفی وغیرہ کہنا دین میں تفریق پیدا کر کے اس کو برباد کرنا ہے، نام وہ رکھنا چاہیے جو اسلام کے مترادف ہو اور وہ محمدی اہلسنت اور اہلحدیث وغیرہ ہی ہو سکتے ہیں۔ حنفی، شافعی وغیرہ نہیں، محمدی۔ اہلسنت اور اہلحدیث میں، اہلحدیث کا نام زیادہ جامع ہے کیونکہ محمدیت اور سنتِ رسولؐ کو جانچنے کا معیار صرف حدیث ہے۔ اسی حدیث کے معیار نے بتایا کہ دیوبندی اور بریلوی کا اہلسنت کا دعویٰ صحیح نہیں کیونکہ ان کا حدیثوں کے مطابق سنتوں پر عمل نہیں۔ اہلحدیث کا نام اس لئے بھی زیادہ جامع ہے کہ لفظ حدیث قرآن کو بھی شامل ہے اس لئے اہلحدیث سے مراد وہ جماعت ہوتی ہے جو قرآن و حدیث پر عمل کرے۔ حنفیت کے لفظ میں قرآن و حدیث دونوں نکل جاتے ہیں صرف فقہ حنفی رہ جاتی ہے جو خسارہ ہی خسارہ ہے۔

ح۔ ہم نے سنا ہے کہ آپ تقلید کو بھی شرک کہتے ہیں حالاں کہ تقلید کا شرک سے کیا تعلق۔؟

م۔ تعلق کیوں نہیں، تقلید اور شرک کا تو چولی دامن کا ساتھ ہے، شرک اگتا ہی تقلید کی سرزمین میں ہے، ہر مشرک پہلے مقلد ہوتا ہے پھر مشرک۔ اگر تقلید نہ ہو تو شرک کبھی پیدا نہ ہو، شرک پیدا ہی تقلید سے ہوتا ہے شرک کو اپنی پیدائش کے لئے جس زمین اور فضا کی ضرورت ہے وہ تقلید ہی مہیا کر سکتی ہے۔ تقلید ہمیشہ جاہل، بے عقل کرتا ہے۔ اور شرک بھی وہیں پایا جاتا ہے جہاں جہالت اور بے عقلی ہو، ان دونوں کے لئے ایسی فضا کی ضرورت ہے جہاں عقل کا فقدان اور اندھی عقیدت کا زور ہو، ان دونوں کی بنیاد کسی کو حد سے زیادہ بڑا اور اس کے مقابلے میں اپنے آپ کو چھوٹے سے چھوٹا سمجھنے پر ہے، اور یہی عبادت کا مفہوم ہے، عبادت کہتے ہیں دوسروں کو بڑے سے بڑا جان کر اپنے آپ کو اس کے مقابلے میں چھوٹے سے چھوٹا سمجھنا۔ یہی کچھ مقلد اپنے امام سے کرتا ہے۔ وہ اپنے امام کو اتنا

بڑا سمجھتا ہے کہ خود کو اس کے سامنے جانور سمجھتا ہے اور جانوروں کی طرح سے اس کا قلادہ گلے میں ڈالنے کو اپنی سعادت خیال کرتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ اسے اللہ کا شریک ٹھہرالیتا ہے۔

ح:۔ اللہ کا شریک کیسے ؟۔

م:۔ اس طرح کہ اس کی بات کو خدائی حکم سمجھتا ہے۔

ح:۔ یہ شرک اور شریک ٹھہرانا کیسے ہوگیا۔

م:۔ اللہ کا حق اپنے امام کو جو دیا، قرآن مجید میں ہے۔ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ (الشوریٰ۔ ۲۱) کیا ان مشرکوں نے ایسے شریک بنا رکھے ہیں جو ان کے لئے دین میں ایسے مسئلے بناتے ہیں جن کی منظوری اللہ نے نہیں دی" اس آیت میں جس کے قول و قیاس کو دین سمجھا جائے اس کو اللہ نے اپنا شریک قرار دیا ہے۔ اللہ کے اذن کے بغیر نبی کی بات دین نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ عالموں کی آراء کو دین بنایا جائے لیکن مقلد اپنے امام کی بات کو دین سمجھتا ہے گویا جو حق تشریع اللہ کا تھا وہ اپنے امام کو دیتا ہے۔ سورۃ التوبہ میں تو اللہ نے صاف فرمادیا۔ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ (التوبہ۔ ۳۱) یہود و نصاریٰ جب بگڑے جیسے کہ آج کل کے مسلمان بگڑے ہوئے ہیں تو انہوں نے اپنے علماء و مشائخ کو رب بنالیا۔ عدیؓ بن حاتم جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ہم نے تو اپنے علماء اور مشائخ کو رب نہیں بنایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم ان کے حلال کردہ کو حلال اور ان کے حرام کردہ کو حرام نہیں سمجھتے تھے، یعنی ان کی تجویزوں کو دین نہیں بنالیتے تھے ؟ انہوں نے کہا یہ بات تو تھی، آپؐ نے فرمایا یہی تو رب بنانا ہے۔ (ترمذی)

ح:۔ ہم تو اپنے امام کو رب نہیں بناتے ہم تو صرف امام مانتے ہیں۔

م:۔ رب تو وہ بھی نہیں کہتے تھے لیکن ان کو درجہ رب کا دیتے تھے اسی لئے اللہ نے اسے رب بنانا قرار دیا ہے۔ نام بدل دینے سے حقیقت نہیں بدل جاتی حقیقت حقیقت ہی رہتی ہے نام خواہ کچھ بھی رکھ دیا جائے، آخر آپ امام کیوں بناتے ہیں۔

ح:- دین کے مسئلے لینے کے لئے۔

م:- یہی کام تو یہود و نصاریٰ کیا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت عدیؓ نے مسلمان ہو کر تسلیم کیا۔ کیا ایسی امامت کی اسلام میں گنجائش ہے۔

ح:- کیا قرآن مجید میں نہیں وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا۔ (الانبیاء۔۷۳)

م:- یہ تو انبیاء کے بارے میں ہے، نبی تو امام ہو سکتا ہے بلکہ امام ہوتا ہے کیونکہ اسے خدا امام بناتا ہے، نبی کے سوا کوئی امام نہیں ہو سکتا۔

ح:- آپ کہتے ہیں نبی کے سوا امام نہیں ہو سکتا حالانکہ اسلام میں بہت بڑے بڑے ائمہ دین گزرے ہیں۔

م:- ائمہ دین سے مراد یہ ہے کہ وہ دینی علوم کے بڑے عالم تھے، نہ کہ قابل اطاعت تھے، جن کو دین کے مسئلے بنانے اور دینی پیروی کرانے کا حق ہو کہ ان کے نام پر تقلیدی مذہب چلائے جائیں۔ اس قسم کی امامت کا تصور اسلام میں بالکل نہیں ہے۔ سب سے پہلے یہ عقیدہ شیعہ نے گھڑا، اہلسنت نے یہ عقیدہ ان سے لیا، شیعہ نے یہ عقیدہ عقیدۂ رسالت کو کمزور کرنے کے لئے گھڑا تھا۔ ان کے ہاں پیغمبر اور امام میں کوئی فرق نہیں، دونوں معصوم، دونوں ایک ہی چشمے اور ایک ہی ڈول سے پانی لینے والے، جیسا کہ نہج البلاغہ میں ہے۔

لان من قلیب وصفر غهما من ذلنوب۔ مقلد خواہ سنی ہو یا شیعہ امامت کا تصور قریباً ایک ہی ہے

ح:- شیعہ تو امام کو معصوم کہتے ہیں، ہم اپنے امام کو معصوم تو نہیں کہتے۔

م:- زبان سے بیشک نہ کہیں لیکن سمجھتے معصوم ہی ہیں، جبھی ان کے نام پہ مذہب بنا کر حنفی کہلاتے ہیں، اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ اسلام میں سوائے پیغمبر کے کوئی امام نہیں ہو سکتا، چہ جائیکہ کسی کو امام اعظم بنایا جائے۔

ح:- امام تو ہم نے اس لئے بنایا ہے کہ قیامت کے روز بلایا ہی اماموں کے نام پر جائے گا جیسا کہ آیت یوم ندعوا کل اناس بامامهم۔ (بنی اسرائیل۔۷۱) میں ہے۔

م:- اس آیت میں امام سے مراد نامہ اعمال ہے۔ آپ کے بنائے ہوئے امام نہیں، چنانچہ آگے

وضاحت موجود ہے فَمَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیۡنِهٖ فَاُولٰٓئِکَ یَقۡرَءُوۡنَ کِتٰبَهُمۡ ہم تمام لوگوں کو ان کے نامۂ اعمال کے ساتھ بلائیں گے، پھر جس کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دے دیا گیا وہ اپنے نامۂ اعمال کو پڑھے گا (اور خوش ہوگا) ظلم کسی پر نہ ہوگا، لیکن اگر امام سے مراد امام ہی لیا جائے تو وہ امام مراد نہیں جو آپ نے بنا رکھے ہیں بلکہ امام سے مراد وہ امام ہیں جن کو اللہ نے امام بنایا ہے، یعنی انبیاء۔ قیامت کے روز امتوں کو ان کے انبیاء کے نام پر بلایا جائے گا۔ اے فلاں نبی کی امت آؤ اے فلاں نبی کی امت آؤ۔ جیسا کہ قبر میں (مَنۡ نَبِیُّكَ) سے اپنے اپنے نبی کے بارے میں سوال ہوتا ہے۔ پھر خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جنہوں نے اپنے امام بنا کر ان کی تقلید نہیں کی، بلکہ نبیوں کی پیروی کی۔ وہ اپنے نبیوں کے ساتھ جنت میں چلے جائیں گے، چنانچہ ابنِ کثیر میں ہے

هذا اکبر شرف لاصحاب الحدیث لان امامهم النبی صلی الله علیه وسلم "اہل حدیث کے لئے یہ بہت بڑا شرف ہے کہ ان کے امام صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں" وہ ان کے ساتھ جنت میں چلے جائیں گے، اور اماموں کے مقلدین کھڑے رہ جائیں گے، پھر وہ اپنے بنائے ہوئے اماموں کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے۔

ح:۔ کیا ہمارے امام دوزخ میں جائیں گے۔؟

م:۔ آپ کے امام ہیں کون ؟۔

ح:۔ ہمارے امام، امام ابوحنیفہؒ ہیں۔

م:۔ وہ آپ کے امام کیسے ؟ کیا اللہ نے ان کو امام بنایا ہے۔؟

ح:۔ اللہ نے تو نہیں بنایا۔

م:۔ پھر کیا خود انہوں نے کہا تھا کہ میں تمہارا امام ہوں میری تقلید کرنا۔

ح:۔ انہوں نے تو نہیں کہا۔

م:۔ پھر وہ آپ لوگوں کے امام کیسے بن گئے۔؟

ح:۔ ہم جو ان کو مانتے ہیں اور اپنا امام سمجھتے ہیں۔

م:- آپ کے سمجھنے اور کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ جب تک امام اقتدار کی نیت نہ کرے وہ امام کیسے بن جائے گا۔ اگر ایسے امام بننے لگیں تو آپ کا کیا خیال ہے۔ امام ابو حنیفہؒ جن کو دیو بندی اور بریلوی دونوں امام مانتے ہیں، دیو بندیوں اور بریلویوں میں سے کس کو لے کر جنت میں جائیں گے، دیو بندی اور بریلوی دونوں تو جنت میں جا نہیں سکتے، کیونکہ وہ ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں، اگر بریلوی جنت میں گئے تو دیو بندی دوزخ میں جائیں گے اور اگر دیو بندی جنت میں گئے تو بریلوی دوزخ میں جائیں گے امام ابو حنیفہؒ کس کے ساتھ ہوں گے، جب کہ وہ دونوں کے امام ہیں، ایسے ہی اگر شیعہ اپنے اماموں کے ساتھ جنت میں چلے گئے تو پھر سنی اپنے اماموں کے ساتھ کہاں جائیں گے۔ اگر سنیؓ اپنے اماموں کے ساتھ جنت میں چلے گئے تو شیعہ کہاں جائیں گے۔ جنت میں دونوں تو جا نہیں سکتے، کیونکہ ان میں بُعد المشرقین ہے۔ اب آپ ہی بتائیں آپ کے اصول پر شیعہ امام دوزخ میں جائیں گے یا سنی، حالانکہ امام دونوں فرقوں کے نیک اور صالح تھے، اور وہ انشاء اللہ ضرور جنت میں جائیں گے۔

ح:- بات تو آپ کی ٹھیک ہے، یہ اماموں کا مسئلہ ہے تو یقیناً بہت بڑا چکر۔

م:- ایسا ہی چکر وہ ہے جس کو ہمارے مقلدین اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ پڑھ کر دیا کرتے ہیں کہ ہم اپنے اماموں اور اولیاء کے ساتھ ہوں گے کیونکہ ہمیں ان سے محبت ہے اور اہلحدیث چونکہ کسی کو مانتے نہیں اس لئے ان کو کسی کا بھی ساتھ نصیب نہیں ہوگا۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں اگر محبت کا معیار یہی ہے جو آپ نے سمجھا ہے تو کیا موجودہ عیسائی جو عیسیٰ علیہ السلام کی محبت کے دعوے دار ہیں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جنت میں جائیں گے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں، کیونکہ ان کی محبت غلط ہے، تو تبرائی شیعہ حضرت حسینؓ کو اور گیارہویں دینے والے حضرت جیلانی کو وہاں کیسے مل لیں گے، اس لئے ان کی محبت غلط ہے اور پھر محبت بھی وہ فائدہ دیتی ہے جو دونوں طرف سے ہو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کبھی کسی ایسے سے محبت نہیں رکھیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آجانے کے بعد ان کی اتباع نہ کرے۔ ایسے ہی حضرت حسینؓ، شاہ جیلانی اور دیگر ائمہ و اولیاء کبھی کسی ایسے سے محبت

نہیں کہہ سکتے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرے بلکہ شرک و بدعت کرے اور اپنی طرف سے امام بنا کر ان کی تقلید کرے۔ وہ سب جانتے ہیں کہ اطاعت صرف اللہ کے حکم کی ہے اس لئے وہ اپنی پیروی کیسے کروا سکتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔ اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء (الاعراف۔۳)۔
"اس کے پیچھے چلو جو اللہ نے تمہاری طرف اتارا ہے اس کا حکم مانو، اس کے حکم کو چھوڑ کر اولیاء کے پیچھے نہ جاؤ"۔ اولیاء سے مراد یہاں وہ ہستیاں ہیں جن کو لوگ خود تجویز کرتے ہیں اور اپنے لئے ذریعہ نجات سمجھ کر سہارا بناتے ہیں، حالاں کہ سوائے پیغمبر کی پیروی کے اور کوئی ذریعہ نجات نہیں۔ دنیا میں جتنے شرک و بدعت کرنے والے ہیں، حقیقت میں ان کا پیر، ان کا امام اور ان کا ولی صرف شیطان ہے، وہ نام اللہ والوں اور اماموں کا لیتے ہیں، عبادت و پیروی شیطان کی کرتے ہیں۔ اسی لئے قرآن شیطان کی عبادت و پیروی سے بار بار منع کرتا ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ (لیٰسین۔۶۰)۔ "شیطان کی عبادت نہ کرو"۔ ولا تتبعوا خطوات الشیطن (البقرۃ۔۱۶۸) "شیطان کی پیروی نہ کرو"۔ دنیا میں کون ایسا ہے جو شیطان کی عبادت و پیروی کرتا ہو۔ ظاہر ہے کہ اس سے مراد خود ساختہ ائمہ و اولیاء ہی ہیں، جن کے نام کا دھوکا دے کر شیطان اپنا کام کرتا ہے، قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ دوزخیوں کو دوزخ میں ڈالنے کے لئے علیحدہ کر لے گا تو فرمائے گا۔ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ۔ (لیٰسین: ۶۰-۶۲) یعنی "اے انسانو! کیا میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا بڑا دشمن ہے عبادت میری کرنا یہی سیدھا راستہ ہے لیکن تم نے پرواہ نہ کی، اس نے تم میں سے کتنی بھاری تعداد کو گمراہ کر لیا ہے، کیا تم بے عقل تھے جو تمہیں پتہ ہی نہیں لگا"۔ اور یہ ہوتا یوں ہے کہ جب شیطان کسی کو نبی کی پیروی میں ذرا نرم دیکھتا ہے تو فوراً اس کے شکار کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے بڑے بڑے انسانی چیلوں کے ذریعہ نبی کی جگہ

پیروی کے لیے ان بزرگوں کے نام تجویز کرتا ہے جن کی دنیا میں مقبولیت وشہرت ہوتی ہے، ان کے نام پر شرک و بدعت کے بڑے بڑے سلسلے جاری کرتا ہے، تصور ان بزرگوں کا پیش کرتا ہے اور پوجا پاٹ اپنی کراتا ہے۔ جہلا ان بزرگوں کے ناموں کی وجہ سے اس کے دھوکے میں آجاتے ہیں، اور اس کی پیروی کرنے لگ جاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ہم کس الٹی راہ پر لگ گئے ہیں، بلکہ اس الٹی راہ کو ہی راہِ راست سمجھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔ (الکہف۔ ۱۰۴)۔ یعنی "شیطان کے گمراہ کردہ لوگ کام غلط کرتے ہیں لیکن جہالت کی وجہ سے سمجھتے یہ ہیں کہ ہم بہت اچھا کر رہے ہیں"۔ اور یہ کتنا بڑا دھوکا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے شیطان کا نام ہی غرور یعنی دھوکا دینے والا رکھا ہے، اور لوگوں کو اس کے دھوکے سے بار بار خبردار کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ، اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا، اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔ "ہوشیار رہنا، دھوکہ باز تم کو دھوکہ دے کر خدا سے دور نہ کر دے، یہ دھوکے باز شیطان تمہارا دشمن ہے اسے دشمن ہی سمجھنا وہ اپنی پارٹی کو اس لیے باطل کی دعوت دیتا ہے کہ ان کو دوزخی بنا کر دشمنی نکالے"۔ اور اس کی صورت یہی ہوتی ہے کہ ائمہ اور اولیاء کے نام لے لے کر ان کے ذہنوں میں ایسا تصور پیدا کرتا ہے کہ وہ ان کی عبادت شروع کر دیتے ہیں، یہی ان کے امام اور اولیاء ہیں جن کا تصور ان کے ذہن میں ہوتا ہے۔ خارج میں بجز شیطان کے ان کا وجود نہیں ہوتا۔ رہ گئے اصلی بزرگ جن کے نام لے کر شیطان اپنی عبادت کرواتا ہے، ان کو پتہ تک نہیں ہوتا کہ ان کے ماننے والے کون ہیں، اور وہ کیا کرتے ہیں۔ وہ ان کی طرف سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں، چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ۔ (الاحقاف۔ ۱۵) مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ (یونس ۲۸)، يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا (مریم۔ ۸۲) كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ۔ (الاحقاف ۶)، اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ۔ (یونس ۲۹) "جن کو تم پکارتے ہو جن کی تم عبادت کرتے ہو، وہ تمہاری ان حرکتوں سے بالکل بے خبر ہیں۔

قیامت کے دن وہ تمہارے مخالف ہوں گے۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰـهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ (المائدۃ ۱۱۶)
"اے عیسیٰ، عیسائی جو تیری اور تیری ماں کی عبادت کرتے رہے ہیں تو کیا تو نے ان سے کہا تھا کہ ایسا کرنا" وہ صاف انکار کر دیں گے، ایسے ہی امام ابو حنیفہؒ اور دیگر اولیاء صاف انکار کر دیں گے کہ ہم نے ان سے نہیں کہا تھا کہ ہماری تقلید کرنا، یہ سب کچھ اپنی مرضی سے کرتے رہے ہیں۔ لہٰذا گمراہ ہونے والوں کے امام و اولیاء یہ نہیں ہیں جن کا ذکر کتابوں میں ہے، بلکہ وہ شیاطین ہیں جو ان کے ذہنوں میں ہیں، جو ان سے یہ کام کرواتے ہیں، وہی ان کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے، اس لئے تقلید کا سلسلہ سراسر گمراہی کا سلسلہ ہے اس سے بالکل بچنا چاہیئے۔

اب آپ دیکھ لیں آپ کو سنتِ رسول چاہیئے یا سنتِ امام، اگر سنتِ رسول چاہیئے تو وہ حدیثِ رسولؐ سے ملے گی۔ اور حدیثِ رسولؐ اہلِ حدیث سے ملے گی۔ اگر سنتِ امام چاہیئے تو وہ فقہِ حنفی سے ملے گی اور فقہ حنفی حنفیوں سے ملے گی۔

ح:۔ سنت رسول کی ہوتی ہے نہ کہ امام کی۔

م:۔ اگر امام کی سنت نہ ہو تو آپ حنفی کیوں بنیں، آخر حنفی کسے کہتے ہیں۔

ح:۔ حنفی وہ ہوتا ہے جو فقہِ حنفی پر چلے۔

م:۔ فقہِ حنفی کسے کہتے ہیں؟

ح:۔ امام ابو حنیفہؒ کے مسلک کو۔

م:۔ مسلک سے کیا مراد ہے؟

ح:۔ مسلک طریقے کو کہتے ہیں۔

م:۔ سنت بھی تو طریقے کو ہی کہتے ہیں، جب ہم کہتے ہیں یہ آنحضرتؐ کی سنت ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ ان کا طریقہ ہے، اس طریقے سے انہوں نے یہ کام کیا تھا یا کرنے کو کہا تھا۔ لہٰذا جس کے طریقے پر آپ چلتے ہیں گویا اس کی سنت پر آپ عمل کرتے ہیں، کہئے یہ ٹھیک ہے یا نہیں۔

ح:- یہ بالکل ٹھیک ہے، یہ بات میری سمجھ میں آگئی۔

م:- اسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ حنفی امام ابوحنیفہؒ کے طریقے پر چلتا ہے، اور اصلی اہلسنت یعنی اہلحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر۔

ح:- لیکن امام ابوحنیفہؒ کا طریقہ کوئی علیحدہ تو نہیں ان کا طریقہ تو وہی ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔

م:- طریقہ وہی ہو یا مختلف حنفی کے پیش نظر تو طریقہ حنفی ہی ہوتا ہے، وہ تو حنفی طریقے پر ہی چلتا ہے، سنت رسول کے موافق ہو یا مخالف، اگر مخالف ہو تو اسے ڈر نہیں کہ سنت رسول کی مخالفت ہوتی ہے۔ اگر موافق ہو تو اسے خوشی نہیں کہ میں نے سنت رسول پر عمل کیا ہے۔ حنفی اگر شروع کی رفعیدین کرتا ہے تو اس لیے نہیں کہ یہ سنت رسول ہے بلکہ اس لیے کہ حنفی نماز میں یہ رفعیدین ہے۔ جو رفع یدین حنفی مذہب میں نہیں خواہ وہ سنت رسول ہی ہو وہ اسے گھوڑے کی دم مارنے سے تشبیہ دیتا ہے یا مکھیاں مارنے سے تعبیر کرتا ہے، جو اس کے مذہب میں ہے خواہ وہ سنت رسول نہ ہو وہ اس پر جان دیتا ہے، جیسے قنوت کی رفعیدین۔

ح:- حقیقت حال یہی ہے، ہمیں بالکل یہ خیال نہیں ہوتا کہ ہمارا یہ مسئلہ سنت رسول کے مطابق ہے یا مخالف، ہمیں تو یہ یاد ہوتا ہے کہ ہم حنفی ہیں اور ہمیں اپنی فقہ پر چلنا ہے، ہمیں کوئی صحیح سے صحیح حدیث بھی دکھلائے اگرچہ ہم اس حدیث کا انکار نہیں کرتے لیکن ہم اس حدیث پر عمل بھی نہیں کرتے، ہمارے دل میں یہ ہوتا ہے کہ یا تو یہ حدیث ٹھیک نہیں یا اس کا مطلب وہ نہیں جو ظاہر الفاظ سے نکلتا ہے یا یہ منسوخ ہے، یا کوئی اور بات ہے۔ بہرکیف جب ہمارے امام نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا تو ہم کیوں کریں۔ ہم تو اپنے امام کے مذہب پر چلیں گے۔

م:- ہم کہتے ہیں۔ حنفی کا محمد رسول اللہ پڑھنا اور اہلسنت کا دعویٰ کرنا ٹھیک نہیں، جب وہ سنت رسول پر چلتا نہیں، اپنے امام کی سنت پر چلتا ہے تو اسے زیب نہیں دیتا کہ وہ محمد رسول اللہ ساتھ پڑھے اور اہلسنت ہونے کا دعویٰ، خدا کی قسم! جس پابندی سے آج

ایک حنفی اپنے امام کی تقلید کرتا ہے اگر وہ اسی پابندی کے ساتھ اتباعِ رسول کرے تو اس کی نجات ہو جائے لیکن اس حال میں وہ نجات کی کیا توقع کر سکتا ہے۔

آپ تو امام ابو حنیفہ کی تقلید کرتے ہیں، اگر آپ موسیٰ علیہ السلام کی تقلید بھی کریں تو بھی نجات نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوسَىٰ فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ[1]۔ یعنی اگر آج موسیٰ علیہ السلام آجائیں اور تم ان کے پیچھے لگ جاؤ تو گمراہ ہو جاؤ گے"۔ آپ اب سوچ لیں۔ کہاں موسیٰ علیہ السلام اور کہاں امام ابو حنیفہ رح جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد موسیٰ علیہ السلام کی پیروی میں نجات نہیں تو امام ابو حنیفہ رح کی تقلید میں کیسے نجات ہو سکتی ہے۔ ہمیں امام ابو حنیفہ رح سے کوئی کد نہیں۔ ہمیں ان سے کوئی حسد نہیں، ہمارا کوئی امام نہیں کہ ہم آپ کو امام ابو حنیفہ رح سے توڑ کر کسی اور سے جوڑ رہے ہیں۔ ہم تو آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت دے رہے ہیں جن کا آپ کلمہ پڑھتے ہیں، جن کی پیروی میں نجات ہے اور اس سے باہر نجات نہیں سوچ لیں معاملہ نجات کا ہے اگر اسی حنفیت پر آپ کا خاتمہ ہو گیا تو معاملہ بڑا خطرناک ہے۔

هَٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ (ابراهیم ۵۲)۔

شعوری طور پر مستقل شرک کا ارتکاب مسلم کو اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور بدعتی حقیقی اسلام سے بھٹک کر اپنی اخروی زندگی کا نقصان کرتا ہے جو لوگ بدعت کرتے ہیں وہ اہلِ سنت نہیں بلکہ اہلِ بدعت ہیں۔ حضور علیہ السلام کی بشریت سے انکار کرنا اور نور کہنا آپ کو عالم الغیب ماننا، حاضر و ناظر جاننا، مختار کل سمجھنا، مُردوں کا توسل کہنا، حاجت روائی کے لئے غیر اللہ کو پکارنا۔ یا رسول اللہ کہنا شرک فی التوحید ہے۔

بدعات! مردے کو دفناتے وقت قبر پر اذان دینا۔ قبروں پر غلہ یا کھانا لے جانا۔

---

[1]: مشکوٰۃ۔ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔

مرنے والے کا تیجا سویم نواں دسواں بیسواں چالیسواں کرنا برسی منانا ایصال ثواب کے لیے خاص خاص طریقہ تجویز کرنا اور ان کی پابندی کو ضروری سمجھنا ماہِ صفر کے آخری بدھ کو مٹھائی تقسیم کرنا شب برات پر حلوہ بنانا ۱۲ ربیع الاول عید میلاد النبی (بارہ وفات کے دن خصوصی تقریبات وغیرہ کا اہتمام کرنا چراغاں کرنا جلوس نکالنا بیت اللہ اور روضہ مبارک کی شبیہ بنانا قبریں پختہ کرنا چادریں چڑھانا قبروں پر چراغ جلانا قبروں کا طواف کرنا چومنا سجدے کرنا قبروں پر منتیں ماننا چڑھاوے چڑھانا بزرگوں کے عرس کرانا اذان سے پہلے درود وسلام پڑھنا اذان و اقامت میں حضور علیہ السلام کا نام سنکر انگوٹھے چومنا آدھی تکبیر کے بعد کھڑے ہونا مسجد میں حلقہ بنا کر یا مل کر زور زور سے ذکر کرنا نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا غلط سلط نعت خوانی کرنا محرم میں ماتم کرنا علم دلدل نکالنا سبیلیں لگانا قرآن مجید پڑھنے کی اجرت لینا ایک ہاتھ کے بجائے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا اور سینے پر ہاتھ پھیرنا وغیرہ۔ ان کے علاوہ بھی سینکڑوں بدعات ہیں بخوف طوالت ان کا ذکر نہیں کیا جارہا ہے۔ لائبریریوں یا بازار سے اس موضوع کی کتابیں فراہم ہوجاتی ہیں۔

ہمارے بعض حنفی المسلک حضرات اہل حدیثوں کے متعلق مخالفین کے پھیلائے غلط پرچار کی وجہ سے بدگمان ہو کر اہلحدیث مسجد میں یا اہلحدیث امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز و مناسب نہیں سمجھتے بلکہ کسی مقام پر اہل حدیث کو نماز میں مشکل بھی پیش آجایا کرتی ہے۔ اہلحدیث کا نماز میں سورہ فاتحہ خلف الامام آمین بالجہر اور رفع یدین جیسے مسنون اعمال کرنے کی وجہ سے بعض حضرات دل آزاری، شر انگیزی اور نماز میں خلل اندازی سے تعبیر کرتے ہیں حالاں کہ صحیح احادیث کے علاوہ بھی آثار صحابہ تابعین تبع تابعین، فقہائے کرام، ائمہ مجتہدین حضرت امام مالکؒ حضرت امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور ان کے کروڑوں مقلدین کا ان کا متواتر عمل ثابت ہے۔ ان سے چڑنا یا ان مسنون اعمال پر تمسخر کرنا نہایت افسوس کی بات ہے۔ خدا سب برادرانِ اسلام کو عقلِ سلیم، وسیع النظری اور دین کا صحیح فہم عطا فرمائے۔ آمین۔